دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

--: مجیب و مفتی :--

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد زید مجدہم ، مدرس و نائب مفتی جامعہ مدنیہ

سوال :-

سرکاری ملازمین کو حکومت کی طرف سے جو گاڑی ، فون وغیرہ ملتے ہیں ۔ سرکار کو معاوضہ ادا کئے بغیر انہیں ذاتی استعمال میں لانے کی اجازت نہیں ہوتی ۔ زید کے والد سرکاری ملازم تھے اور وہ فون اور گاڑی ذاتی استعمال میں لاتے رہے ۔ زید بھی ان سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ اسی طرح سرکاری ملازم سے بھی گھر کا کام لیا جاتا تھا۔ زید نے اپنے والد کو معاوضہ کی ادائیگی کے لیے کہا تو وہ اس پر آمادہ نہ ہوا۔

مہربانی فرماکر یہ بتائیے کہ معاوضہ کی ادائیگی کس کے ذمہ ہے۔ اگر والد کے ذمہ ہے اور وہ ادا نہ کرے تو زید کیا کرے ؟

جواب :-

جو اخراجات ناجائز کئے ہیں ان کی رقم لوٹانی ضروری ہے ۔

سرکاری گاڑی ناجائز استعمال ہوئی تو دیکھا جائے کہ ON PAYMENT کی بنیاد پر اگر گاڑی لی جاتی تو کیا خرچہ آتا ۔ اس کے بارے میں بھی حساب کرلیا جائے ۔ اسی طرح ٹیلی فون کے اخراجات کا اندازہ لگالیا جائے ۔ یہ دونوں رقمیں اگر سرکاری خزانے میں جمع کرانے کی کوئی صورت ہو تو اس میں جمع کر دی جائے ورنہ فقراء پر تقسیم کردی جائے۔

رہا ملازم کا معاملہ تو اس پر توبہ واستغفار کی جائے ۔

زید کا والد اگر یہ اخراجات سرکاری خزانے میں جمع کرانے یا بصورت دیگر فقراء پر تقسیم کرنے پر آمادہ نہ ہو یا اس کے پاس اتنی گنجائش نہ ہو تو اگر زید کے پاس اتنی گنجائش ہو تو وہ یہ رقم نکالدے اس کے اس عمل سے اس کے والد کو بھی فائدہ ہوگا ۔

سوال :

۱۔ شادی بیاہ کے موقعے پر ڈھول وغیرہ بجانا جائز ہے اگر نہیں تو کیوں ؟ بزرگوں کے مزارات پر قوالیوں کے ساتھ جو ساز اور ڈھول بجائے جاتے ہیں انکا کیا حکم ہے

۲۔ اگر کوئی قبیلہ مسجد میں اللہ کے ساتھ یہ عہد کرے کہ ہم آئندہ خوشی کے کسی موقعے پر ڈھول نہیں بجائیں گے اور پھر اس عہد کو ۱۸ سال کے بعد کوئی فرد از خود توڑ دیتا ہے تو اس کا گناہ اُس فرد پر ہوگا یا پوری قوم اور قبیلہ پر ؟

جواب :

۱۔ (ا) ڈھول بجانا خواہ شادی بیاہ کے موقع پر ہو یا بلا موقع ہونا جائز اور حرام ہے

(ب) بزرگوں کے مزارات پر جن قوالیوں کا رواج ہے وہ گانے میں شامل ہیں اور شریعت میں گانا اور ساز و باجے بھی حرام ہیں ۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الغناء ۔ والاسماع الی الغناء .... (طبرانی)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گانا گانے اور گانا سننے سے منع فرمایا ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " میں بانسریاں (یعنی آلاتِ موسیقی) توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طبل حرام ہے شراب حرام ہے اور بانسریاں حرام ہیں (کف الرعاع) (بحوالہ اسلام اور موسیقی)

(۲) یہ عہد تو اس وقت بھی ہوتا ہے جب ہم کلمہ پڑھ کر اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں ۔ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر ہم اس بات کا عہد و اقرار کرتے ہیں کہ

اللہ کے حکموں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کریں گے۔ دوبارہ عہد تو اسی عہد کی تجدید ہے۔ اس عہد کو توڑنے والا تو گناہگار ہوتا ہی ہے وہ لوگ بھی گناہگار ہوتے ہیں جو روک سکتے تھے لیکن نہیں روکا یا سمجھا سکتے تھے لیکن نہیں سمجھایا۔

سوال :

بعض لوگوں کے نزدیک تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم (از مولانا اسمٰعیل صاحب شہیدؒ) کا مطالعہ کفر ہے معترضین کے نزدیک تقویۃ الایمان میں درج ہے۔

اگر نماز میں اپنے شیخ کا خیال آجائے خواہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ہی کیوں نہ ہو نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر اپنے گدھے یا بیل کا خیال آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ کیا یہ صحیح ہے ؟

جواب :

نماز اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات اور ہمکلامی کے لیے ہے۔ شیطان کی اوّل تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ آدمی نماز ہی نہ پڑھے۔ اور اگر کوئی نماز پڑھتا ہے تو پھر اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وسوسہ اندازی کر کے آدمی کو اللہ کی ہمکلامی اور مناجات کی لذّت سے غافل کر دے۔ پھر یہ وسوسہ اندازی کسی طرح سے ہوتی ہے۔ کسی کو دنیوی خیالات میں لگا دیگا۔ کسی کو دیکھا کہ عالم ہے تو اس کو مسائل میں مشغول کر دے گا کسی کو دیکھا کہ صوفی ہے تو اس کے دل میں شیخ کے تصور کو لے آئے گا۔ اسی طرح چونکہ مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و احترام کے قائل ہیں تو کوشش کرے گا کہ چلو نماز کے اصل مقصد (جو کہ اللہ کی ہمکلامی اور یاد ہے) اس سے ہٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں مشغول ہو جائے۔ اب جو شخص حقیقت سے باخبر نہ ہوگا تو وہ تو سمجھے گا کہ قرآن کے مسائل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خیالات تو اچھی بات ہے لہٰذا وہ ان میں خود مشغول رہے گا اور اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ پھر یہ ہوگا کہ خالص اللہ کی یاد اور اس کی ہمکلامی میں خلل آئے گا۔ اس کے برعکس دنیوی خیالات کو سب لوگ سمجھتے ہیں کہ نماز میں یہ درست نہیں لہٰذا ان سے بچنے کی کوشش

کسی درجہ میں ہوتی ہے۔

جب یہ بات سمجھ گئے تو بس جان لیجئے کہ صراطِ مستقیم میں یہی بات سمجھائی گئی ہے صراطِ مستقیم میں اس مضمون کا عنوان بھی یہ ہے۔ " نفس وشیطان کی نماز میں خلل اندازی" اصل عبارت یوں ہے کہ " اور شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے"۔

خیال رہے کہ ہمت صوفیائے کرام کی ایک خاص اصطلاح ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دل کو تمام خیالات وخطرات سے خالی کرکے کسی ایک طرف لگا دینا۔ باقی محض خیال کا آجانا اور بات ہے۔ اس کا تو اس عبارت میں کہیں ذکر نہیں بلکہ ذکر ہے تو ہمت کو لگا دینے کا ہے جس کا مطلب بتا چکے۔ اور پھر مزید یہ کہنا کہ شیخ کا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجانے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے محض اعتراض کرنے والوں کی ایجاد ہے۔ آنحضرتؐ کے خیال سے نماز کسی کے نزدیک بھی فاسد نہیں ہوتی خود شاہ صاحبؒ بھی نماز میں تشہد اور درود شریف پڑھتے تھے۔ اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کا نام نامی تو زبان سے ادا ہو اور آپ کا خیال نہ آئے۔

سوال:

قرآن وحدیث کی رُو سے کسی چیز پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوائے کسی اور کا نام رکھا جاسکتا ہے جیسا کہ قرآن کے بعض تراجم میں لکھا ہُوا ہے کہ وما اھل بہٖ لغیر اللہ (جس چیز پر اللہ کے سوا غیر کا نام پکارا جائے (وہ حرام ہے) تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں میری ماں کا کنواں، میرا باغ، میری مسجد، کیا میری مسجد اور میری ماں کا کنواں وما اھل بہٖ لغیر اللہ میں آتا ہے؟

بجواب

اس آیت کامطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا تقرب حاصل کرنے کے لیے جو جانور نامزد کر دیا گیا ہو، اس کی دو صورتیں ہیں :

۱ : کسی جانور کو غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا جائے اور ذبح کے وقت اسی غیر اللہ کا نام لیا جائے ۔

۲ : کسی جانور کو غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا جائے یعنی اس کو ذبح کرنے سے مقصود غیر اللہ کا تقرب ہو اگرچہ ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا جائے۔

جب یہ مطلب واضح ہو گیا تو اب یہ خود بخود معلوم ہو گیا کہ میرا باغ یا میری ماں کا کنواں کہنا درست ہے اور ایسا کہنا اس آیت کے خلاف نہیں کیونکہ ایسا تو عام طور پر اپنی یا دوسرے کی ملکیت ظاہر کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ غیر اللہ کا تقرب مقصود نہیں ہوتا۔

سوال :

۱ : قسطوں کا کاروبار جائز ہے یا ناجائز کہ بیچنے والا واضح طور پر کہتا ہے کہ اگر نقد لو تو سو روپیہ، قسطوں پر لو تو سوا سو روپیہ ۔

۲ : انعامی بانڈز جائز ہیں یا ناجائز

جواب :

۱ : اگر معاملہ کرتے ہوئے یہ طے ہو جائے کہ قسطوں پر لے رہے ہیں تو سو کے بجائے سوا سو روپے مقرر کرنا جائز ہے۔ البتہ قسطوں پر سودا اس وقت جائز ہو گا جب اس میں کوئی اور ناجائز شرط رکھی نہ گئی ہو، لہٰذا سودا کرنے سے پہلے شرائط کی تحقیق کرالیں۔

۲ : انعامی بانڈز پر ملنے والا انعام صریح سود ہے۔